سوال

پڑھنا جائز ہے (68)؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مٹھائی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں کیا آئمہ اربعہ نے ایسا کیا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ طریقہ بدعت ہے۔کسی امام کا قول یا مذہب نہیں ہے۔(اہلحدیث ج41 نمبر 26)

تشریح

حضرت مولانا عبد السلام صاحب (مولوی فاضل) بستوی مصنف تصانیف

سوال۔نمبر1۔کیا حضرت امام ابوحنیفہ اپنے وقت میں کس کی نیاز یا فاتحہ دی تھی یا دلائی تھی؟

سوال نمبر2۔آج کل جو ہندوستان میں بڑے پیر صاحب نظام الدین اولیاء یا خواجہ معین الدین اجمیری کے نام پر نیاز فاتحہ کرتے ہیں۔اس کھانے کو فقیر اور مساکین کے علاوہ بڑے امراء و روساء بھی بڑے شوق سے کھایا کرتے ہیں۔کیا اس قسم کے کھانے عوام کے لئے جائز ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر3۔اگر نیاز فاتحہ نہ بھی جائے صرف بزرگان دین کے نام سے کھانا پکایا جائے۔تو اس کے کھانے کو مساکین اور غرباء کے علاوہ اور لوگ بھی کھا سکتے ہیں کہ نہیں براہ کرم تینوں باتوں کے جواب میں فقہ کا حوالہ بھی دیں۔

جواب۔1۔نہیں۔2۔ناجائز ہے۔3۔دن تاریخ اور رسموں کی پابندی کے بغیر جائز ہے۔اور صرف فقراء مساکین کا حق ہے۔اب ان کا مفصل جواب سنیئے۔

ں1 از بدعات شنعیہ ما مردم اسراج است۔در ماتم یا در سوم وچہلم وششماہی۔فاتحہ سالینہ وایں ہمہ اور قرون اولی وجود نہ بود مصلحت آنست۔کہ غیر تعزیہ وارثان میت تا سہ روز وطعام ایشاں یک شبان وروز زر یعنی نہ بدعتبد ترین بدعتیں ہم میں جاری ہیں۔ان میں ماتم کی فضول خرچی اور تیجہ چالیسواں ششماہی

2۔امام سندھی مدنی حاشیہ ابن ماجہ میں لکھتے ہیں۔

کثیر من الفقہاء ان الضیافۃ من اہل النیت قلب المعقول لان الضیافۃ حقہا للسرور لا للحزن

اکثر فقہاء نے یہ لکھا ہے۔کہ میت والے دعوت کریں یہ تو بالکل الٹی بات ہے اور خلاف عقل ہے۔ضیافت خوشی کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ غم کے موقع پر۔

3۔حنفیہ کے سرتاج امام ابن الہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔''اہل میت کی طرف سے دعوت کا ہونا مکروہ ہے۔کیونکہ مشروع تو یہ ہے کہ خوشی کے وقت دعوتیں کی جائیں۔نہ کے غمی کے وقت پس مصیبت کے وقت یعنی میت کے بعد یہ دعوتیں سب کی سب بدترین بدعت ہیں۔

4۔مولانا عبد الحیٔ حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ میں فاتحہ مروجہ کے طریقہ کی نسبت لکھتے ہیں۔اس کی اصل شرع میں نہیں ہے۔اور سوائے ہندوستان کے کسی ملک میں مروج نہیں۔

5۔مجموعہ فتاویٰ جلد سوم میں مروجہ فاتحہ کی نسبت لکھتے ہیں۔

اس طور مخصوص نہ ورزمان آپ ﷺ بود ونہ درزمان خلفاء بلکہ وجود آں اور قرون ثلاثہ کے مشہود لہا بالخیر یعنی منقول نہ شدہ رسول اللہ ﷺ یا خلفاء اربعہ کے یا صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے اور تابعین کے زمانے میں نہ تھی تیجے کی نسبت اسی کو کتاب میں لکھتے ہیں۔''در شریعت محمدیہ ثابت نیست''۔اسلام

6۔خلاصہ میں ہے۔لایباح اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثانی والثالث وبعد الاسبوع (یعنی تیجہ کرنا درست نہیں)

7۔فتاویٰ بزازیہ میں ہے یکرہ اتخاذ الطعام فی الیوم الاول والثانی والثالث وبعد الاسبوع (یعنی میت کے بعد پہلے دوسرے تیسرے دن اور ہفتہ کے بعد دعوت کرنی مکروہ ہے۔

8''

9''

10''

11''

12 [illegible]

13 [illegible]

14۔اسی کتاب کے صفحہ آخر پر لکھتے ہیں۔فاتحہ مروج کی کچھ بھی اصلیت نہیں اس لئے یہ امور جو لوگوں میں رائج ہیں۔وہ حضرت رسول اللہ ﷺ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین سے منقول نہیں۔

15۔ حنفی مذہب فقہ کی کتاب عالم گیری میں ہے۔ 'سورہ کافرون سے آخر تک لوگوں کا جمع ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ یہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے منقول نہیں۔

16۔ فقہ حنفیہ کی کتاب نصاب الاحتساب میں ہے۔ ''سورۃ کافرون سے لے کر آخر تک مجمع جمع ہو کر پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ بدعت ہے۔ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین سے منقول نہیں۔

[illegible]

[illegible]

ن 1926ء میں لکھتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود۔ میں کہتا ہوں فاتحہ کرنے والوں کو مرنے والوں کے ایصال ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ تو محض اپنی ناموری کے لئے سوئم اور چہلم کی رسمیں ادا کرتے ہیں۔ سوئم چہلم دسویں۔ بیسویں۔ کا رواج رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثا

19۔ شامی میں ایک لمبی بحث کر کے ان تمام افعال کی نسبت فیصلہ لکھا ہے۔ فلاشک فی حرمتہ وبطلان الوصیۃ بہ یعنی یہ کام تمام بے شک وشبہ حرام محض ہیں۔ اور اگر مرنے والوں نے اس کی وصیت کی ہو۔ اس کی وصیت بھی یقیناً باطل اور بے کار ہے۔

20۔ ردالمختار جو حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہے۔ اس میں تحریر ہے۔ ''ہندوستان وغیرہ میں جو بد رسم ہے کہ میت کے بعد راستوں پر دریاں وغیرہ بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ یہ بہت بری رسم ہے۔

21۔ صاحب قاموس مجد دین فیروز آبادی سفر السعادت میں لکھتے ہیں۔ ''سلف صالحین میں یہ دستور نہ تھا کہ قبر پر یا کسی اور جگہ جمع ہو کر کسی مردے کے لئے قرآن خوانی کریں یا ختم پڑھیں۔

22۔ حنفی مذہب کی بہت ہی معتبر کتاب خانیہ میں ہے۔ ''اگر مرنے والا وصیت بھی کر جائے ہ میری موت کے بعد آنے جانے والوں کو تین دن کھلاتے پلاتے رہنا تو یہ وصیت بھی باطل ہے۔ وارثوں کے لئے اس کو پورا کرنا جائز نہیں۔

23۔ تذکرہ قرطبی میں ہے۔ ''یعنی جن کے ہاں میت ہوگئی ہو وہ لوگوں کی دعوت کریں۔ یہ فعل اسلام سے پہلے کے جاہلوں کا ہے۔

24۔ اسی کتاب میں ہے۔ ''یعنی جس گھر میں کوئی مر گیا ہوں۔ وہ کھانا پکائیں۔ یہ کام ان لوگوں کا ہے۔ جن کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو۔

25۔ تلخیص السنن میں ہے۔ ان ھذا الاجتماع یعنی میت کے مخصوص مقررہ دنوں میں جمع کرنا مطلقاً ثابت نہیں بلکہ ایسا کرنے والے گویا سلف پر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین پر رسول اللہ ﷺ پر بلکہ خدا پر طعنہ کرنے والے ہیں۔ کہ امر دین اور میت کے نفع کی چیز ان سب کو تو معلوم نہ ہوئی۔ اور اس کے کر۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 214-219

محدث فتویٰ